

(۲۳۷-۲۳۸: بحوالہ محمودیہ ۱۷/۳۹۱)

☆ صحابی رسول ﷺ حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت (طریقہ) ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اس میں کیا (کتنا ثواب) ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی (ملے گی) صحابہ نے عرض کیا دنہ میں بھی؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا دنہ میں بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

نصاب قربانی:

مسئلہ ۱: جس کی ہلک میں سونا، چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد اشیاء میں کوئی چیز یا ان میں سے بعض اشیاء کا مجموعہ ساڑھے پاؤں تولے چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ اگر صرف سونا (چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے سات تولہ سے کم پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح اگر صرف چاندی ہو (سونا، تجارت، نقدی اور ضرورت سے زیادہ سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے پاؤں تولہ کم پر قربانی واجب نہیں۔ (ہندیہ ج ۲، ۲۹۲، شامیہ ج ۲ ص ۳۶۰)

مسئلہ ۲: اگر کسی کے پاس اپنے رہائش مکان کے علاوہ دوسرا مکان ہو تو اس کی ضرورت سے زائد ہے لہذا تکمیل نصاب میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور قربانی واجب ہوگی۔ (شامی، فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۲۸)

مسئلہ ۳: اسی طرح اگر اپنا رہائش گھر کرایہ پر دیا ہو اور خود دوسرے گھر میں کرایہ پر رہائش پذیر ہو تو تکمیل نصاب میں اس گھر کی قیمت کا بھی اعتبار ہوگا کیونکہ فی الحال یہ اس کی ضرورت سے زائد ہے۔ (فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۳۱)

مسئلہ ۴: اگر عورت کا مہر بقدر نصاب شوہر کے ذمہ ہو اور اس کے بغیر عورت صاحب نصاب نہ ہو تو اگر ایام قربانی تک شوہر نے ادا نہ کیا تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔ (شامیہ ج ۶ ص ۳۱۲)

نوٹ: حاجت اسیلہ سے زائد اشیاء سے مراد وہ جائز اشیاء ہیں جو کبھی انسان کے استعمال میں نہ آتے ہوں لہذا فی دی، وی سی آر اور ناجائز سی ڈیز وغیرہ بھی ضرورت سے زائد اشیاء ہونگے کیونکہ شرعاً ان کا استعمال ناجائز ہے۔

شرائط قربانی:

۱۔ مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ۲۔ مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں، لہذا مسافر حاجی (سعودی عرب وغیرہ میں ۱۵ دن سے کم قیام کرنے والے) پر حج میں دم شکر کے علاوہ قربانی نہیں ہے۔ (شامیہ ج ۶ ص ۳۱۵)

۳۔ آزاد ہونا، غلام پر نہیں ۴۔ بالغ ہونا، نابالغ پر نہیں ۵۔ عاقل ہونا، مجنون (بالکل) پر نہیں ۶۔ مالدار (صاحب

نصاب) ہونا، غیر صاحب نصاب پر نہیں۔ (البدائع ج ۵ ص ۶۳، ۶۴، حندیہ ج ۵ ص ۲۹۲) ۷: جانور حرام رقم سے خریدانہ گیا ہو ورنہ کسی شریک کی قربانی نہ ہوگی لہذا حرام اداروں کے ملازمین میں مثلاً سودی بینک ملازم، انشورنس ملازم وغیرہ اور دیگر مال حرام والوں کے ساتھ قربانی جائز نہیں (احسن الفتاویٰ ج ۷ ص ۵۰۳) البتہ۔ اگر ایسے لوگ کہیں سے حلال رقم کا بندوبست کر لیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر:

۱۔ اونٹ کم از کم عمر ۵ سال ہو۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۵۵) ۲: گائے، بیل کی عمر کم از کم ۲ سال ہو۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۵۵) ۳: بکرا بکری، بھیڑ اور دنبہ کی عمر کم از کم ایک سال وہ۔ البتہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا دنبہ اگر اتنا فربہ اور موٹا ہو کہ دیکھنے میں پورے سال کا معلوم ہوتا ہو تو سال سے کم ہونے کے باوجود بھی اس کی قربانی جائز ہے۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۵۵ اعلاء السنن ج ۷ ص ۲۴۱)

نوٹ: جانور کے بارے میں عمر دانتوں کا اعتبار نہیں، بلکہ مذکورہ بالا عمر کا اعتبار ہے لیکن بددیانتی عام ہونے کی وجہ سے دانتوں کا اعتبار کرنا بہتر ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۲۸ رحمیہ، کفایت المفتی ج ۵ ص ۲۱۶)

وہ عیب دار جانور جن کی قربانی ناجائز ہے:

۱: لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا ظاہر ہو کہ ذبح کی جگہ تک نہ پہنچ سکے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷۵، ابوداؤد ج ۱ ص ۳۸۷) ۲: اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو (ترمذی ج ۱ ص ۲۷۵، عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۳: ایسا بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو یا ایسا پاگل دو یا نہ جانور جو گھاس نہ چرتا ہو (نکھاتا ہو)۔ البتہ اگر گھاس چرتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست ہو۔ (ترمذی ج ۱ ص ۲۷۵، عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۷، محمدیہ ج ۲ ص ۱۳۳) ۴: ایسا دہلا، مریل او بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔ (ایضاً عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۵: جس کی پیدائشی دم نہ ہو (شامیہ ج ۶ ص ۳۲۵، فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۲۸) ۶: جس کا پیدائشی ایک کان نہ ہو۔ (عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۷: جس کی چمکتی یاد یا کان کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہو ہو۔ (عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۸) ۸: جس کے دانت بالکل نہ ہو یا اکثر گر گئے ہوں کہ چارہ بھی نہ کھا سکے۔ (ایضاً) ۹: آنکھ کی تہائی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو۔ (عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۷) ۱۰: جس کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے اکڑ جائیں۔ (البتہ پیدائش طور پر نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں) (اعلاء السنن ج ۷ ص ۲۳۷) ۱۱: خارش جانور جو بہت دہلا اور کمزور ہو۔ (عالسیر یہ ج ۱۲: جس کے تھن کاٹ دیئے گئے ہو یا ایسے خشک ہوئے ہوں کہ ان میں دودھ نہ اُترتا ہو۔ (عالسیر یہ ج ۵ ص ۲۹۸) ۱۳: جس کا تھن کا تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو۔ (ایضاً) ۱۴: بھیڑ، بکری کے ایک تھن کی گھنڈی (تھن کا سرا) جاتی رہی ہو۔

(ایضاً) ۱۵: جس اونٹنی یا گائے، بھینس، کی دو گھنٹیاں جاتی رہی ہو۔ (ایضاً) ۱۶: جلالہ (جس کی غذا نجاست اور گندگی ہو، اس کے علاوہ کچھ نہ کھائے) (عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۹) ۱۷: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو۔ (ایضاً) ۱۸: غلطی جانور (جس میں زراور مادہ کی تمیز مشکل ہو) (البتہ اگر زراور مادہ کی علامت غالب ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ وہ غلطی نہیں رہا۔ (حقانیہ ج ۶ ص ۴۷۹ امداد الاحكام ج ۳ ص ۲۷۰)

ایام قربانی:

قربانی کے دن تین ہیں۔ یعنی 10، 11، 12 ذی الحجہ، البتہ پہلے دن بہتر ہے۔ (المصنف ج ۲ ص ۲۹۰، موطا مالک ص ۴۹۷)

جانور کے ذبح کرنے کا وقت:

مسئلہ: جانور کے ذبح کرنے میں جانور کی جگہ کا اعتبار ہوگا لہذا اگر جانور ایسی جگہ ہو جہاں عید ہو اور ذبح کرنے والا ایسی جگہ ہو جہاں عید نہ ہو تو جانور کا ذبح کرنا درست ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہو تو درست نہیں۔ اس طرح مالک شہر میں ہو اور جانور ایسے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز نہ ہو تو صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اگر جانور شہر میں ہو اور مالک دیہات میں ہو تو نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں۔ (ہدایہ آخرین، شامی، فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۲۶)

متفرق مسائل:

مسئلہ ۱: مالدار آدمی نے ایام قربانی میں قربانی نہیں کی، یا گزشتہ سالوں کی قربانی نہیں کی ہو تو ہر قربانی کے بدلے درمیانی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔ جانور ذبح کرنا یا بولے جانور میں اس کا حصہ قربانی کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲: قربانی سے پہلے جانور کا دودھ، اُون اور گوہر وغیرہ خود استعمال کرنا جائز نہیں، البتہ درجہ ذیل صورتوں میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) پالتو جانور ہو (گھر میں پالا ہو) (۲) خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ کی ہو (۳) ذبح کے بعد حقن سے نکلنے والا دودھ (۴) اس کی خوراک باہر چرنے پر نہ ہو بلکہ گھر کا چارہ کھاتا ہو۔ (عالمگیریہ ج ۵ ص ۳۰۰، ۳۰۱، فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۲۷۰، احسن الفتاویٰ ج ۷ ص ۴۷۸ تا ۴۸۰)

مسئلہ ۳: گھر میں کئی بھائی شریک ہوں اور ہر ایک صاحب نصاب ہو تو ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہے، ایک قربانی کرنا کافی نہیں۔ (احسن الفتاویٰ ج ۷ ص ۴۸۶) مسئلہ ۴: قربانی میں عقیقہ کا الگ حصہ کرنا درست ہے۔

428

مسئلہ ۳: شرکاء کا قربانی پر واجب ہے کہ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، البتہ اگر سری پائے یا کھلے یا کھال کے ٹکڑے کر کے ہر حصے برابر رکھ دیں تو وزن کرنا ضروری نہیں، پھر اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری ج ۶ ص ۳۱۷، ۳۱۸)

مسئلہ ۴: قربانی کی کھال میں مالک کو اختیار ہے، چاہے صدقہ کر دے یعنی کسی مسکین یا مالدار کو دیدے یا اپنے استعمال میں لے آئے، لیکن اُسے سے ایسی چیز بنائے جس کو باقی رکھ کر نفع اٹھایا جاسکے مثلاً مصلیٰ، مکیضہ، ڈول، دسترخوان، جوتے اور موزے وغیرہ۔ (اعلاء السنن، فتح القدیر، عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۱، شامیہ ج ۶ ص ۳۲۸) مسئلہ ۵: لیکن اس صورت میں کھال سے بنائی ہوئی چیز کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، اگر دے دیں تو اس کرایہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (شامی، عالمگیری، فتاویٰ رحمیہ ج ۱۰ ص ۳۹) مسئلہ ۶: کھال فروخت کرنے کی صورت میں اس کی رقم فقراء کو دینا ضروری ہے۔ (بجز، عالمگیری، شامی ج ۵ ص ۲۸۰، فتاویٰ رحمیہ ج ۱۰ ص ۳۹) مسئلہ ۷: حلال جانور میں سات اشیاء کا کھانا حرام ہے۔ (۱) بننے والا خون (۲) نر جانور کی پیشاب گاہ (۳) مادہ جانور کی پیشاب گاہ (۴) خصیتین یعنی کپورے (۵) غدد (جما ہوا خون) (۶) مثانہ (۷) پٹا (بدائع، محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۱۸) مسئلہ ۸: اوچڑی کھانا جائز ہے بشرطیکہ خوب صاف ہو جائے۔ (بدائع محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۱۸)

تکبیر تشریق:

مسئلہ ۹: ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار تکبیرات تشریق یعنی (اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ) واجب ہے، ایک بار سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ یہ حکم امام، منفرد، مقیم، مسافر، مرد، عورت، شہری اور دیہاتی سب کے لئے ہے۔ البتہ مرد متوسط آواز سے اور عورت آہستہ آواز سے پڑھے۔ (البحر ج ۲ ص ۲۹۰، شامیہ ج ۲ ص ۱۷۸ تا ۱۷۹)

مسئلہ ۱۰: یہ تکبیریں سلام پھیرنے کے متصل بعد واجب ہے۔ اس لئے اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کر لیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً آواز سے فس پڑا۔ یا عمد ا وضو توڑ دیا یا باتیں کر لی خواہ عمد ا یا سہواً، یا مسجد سے نکل گیا، یا کھلے میدان میں نماز پڑھی اور منھوں سے باہر نکل گیا تو ان تمام صورتوں میں تکبیر ساقط ہو جائیں گی۔ (اس پر استغفار ضروری ہے) البحر ج ۲ ص ۲۸۹، شامیہ ج ۲ ص ۱۷۹) مسئلہ ۱۱: اگر سلام پھیر کر چہرہ قبلہ سے پھیر لیا اور مسجد سے نہیں نکلا، یا میدان میں نماز پڑھ کر منھوں کی حدود سے ابھی نہیں نکلا، یا سلام کے بعد بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو تکبیر پڑھ لیں۔ (البحر ج ۲ ص ۲۸۹، فتح القدیر ج ۲ ص ۵۰) مسئلہ ۱۲: اگر ایام تشریق کی کوئی نماز قضا ہو گئی اور ایام تشریق ہی میں اُس کی قضا کی تو اس کے بعد بھی تکبیریں پڑھنا ضروری ہے، البتہ اگر سابقہ ایام کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھیں یا ایام تشریق کی قضا نمازیں بعد میں پڑھیں تو تکبیریں نہ پڑھیں۔ (البحر ج ۲ ص ۲۸۹، شامیہ ج ۲ ص ۱۷۹)

پروفیسر امان اللہ شاد یزئی

امریکا کی واپسی کے بعد افغانستان کا منظر نامہ

جوں جوں وقت گزر رہا ہے افغانستان میں حامد کرزئی کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اب امریکا افغانستان سے زنجیر سفر باندھنے لگا ہے اور اس کی ساری توجہ واپسی کی طرف ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ 2014 تک افغانستان سے اپنی فوج کے اخلا کو مکمل کرے۔ اس لیے اب وہ جلدی میں ہے۔ 2001 میں امریکا کا رخ افغانستان اور طالبان کی طرف تھا، اب اس نے یوٹرن لیا ہے۔ اب وہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہا کہ اس کے جانے کے بعد حامد کرزئی اور شمال پر کیا گزرے گی۔ برطانیہ اور فرانس نے بھی اپنے اپنے فوجیوں کو نکالنا شروع کر دیا ہے۔ اس طویل جنگ نے امریکا اور نیٹو کے اعصاب شل کر دیے ہیں۔ امریکا اور نیٹو اپنے اہداف کے حصول میں مکمل ناکام ہو گئے ہیں۔

افغانستان میں حامد کرزئی کی مدت صدارت اب ختم ہو رہی ہے۔ طالبان ماضی کی نسبت آج زیادہ طاقتور ہیں اور وہ بین الاقوامی سیاست سے بھی واقف ہو گئے ہیں۔ جنگ نے انہیں، اور انہوں نے امریکا اور نیٹو کو اچھی طرح سبق سکھا دیا ہے۔ اب امریکا طالبان سے مذاکرات کی میز پر چلا گیا ہے۔ اس فیصلے نے پاکستان اور افغانستان دونوں کو مضطرب کر دیا ہے۔ پاکستان کے ہاتھ میں اب افغانستان کے مسئلے کی چابی ہے جبکہ حامد کرزئی کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا ہے۔ دوحہ میں طالبان کا دفتر کھلنا حامد کرزئی کی پوزیشن توڑ دینے کے لیے کافی ہے۔ امریکا اور نیٹو نے افغانستان میں ایک فوج بھی تیار کی ہوئی ہے۔ امریکی اور نیٹو جنرل اس مسئلے پر بہت زیادہ پریشان ہیں کہ آیا امریکا کے نکلنے کے بعد یہ فوج طالبان اور گلبدین حکمت یار کے مجاہدین کا مقابلہ کر سکے گی؟ اس حوالے سے وہ مطمئن نہیں ہیں، بلکہ امریکا کے سابق وزیر خارجہ نے 2011 میں اپنے ایک مضمون میں اس کی طرف کھل کر اشارہ کیا تھا، انہوں نے لکھا تھا کہ امریکا اور نیٹو کے نکلنے ہی طالبان چند مہینوں میں ہی پورے افغانستان پر قابض ہو جائیں گے، انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ اب امریکا کو افغانستان سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ انہیں اس بات پر تشویش تھی کہ امریکا بغیر کسی منصوبے کے افغانستان سے جا رہا ہے۔

اب اسی خدشے کا اظہار افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے امریکی صدر اوباما سے ویڈیو کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے کیا ہے، بلکہ ان دونوں کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے۔ اس کا انکشاف امریکی اخبار